سوال

(690)انجیل اور تورات کو اپنے پاس رکھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا یہ جائز ہے کہ میں تورات کا ایک نسخہ حاصل کر کے اپنے پاس رکھوں تاکہ اللہ تعالی کے اس کلام کو معلوم کروں ،جو اس نے سیدنا عیسی پر نازل فرمایا تھا؟ کیا موجودہ انجیل صحیح ہے ؟ مین نے سنا ہے کہ صحیح انجیل فرات میں غرق ہو گئی تھی ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن مجید سے پہلے آسمانی کتابوں تورات وانجیل وغیرہ میں سے کسی کو حاصل کر کے اپنے پاس رکھنا جائز نہیں ہے کیونکہ : 1۔ ان کتابوں میں جو نفع بخش باتیں تھیں ، وہ سب اللہ تعالی نے قرآن مجید میں بیان فرمادی ہیں ۔ 2۔ قرآن مجید ہمیں ان سابقہ تمام کتابوں سے بے نیاز کر دیتا ہے ۔ ارشاد باری تعالی ہے :

نَزَّلَ عَلَيكَ الكِتٰبَ بِالحَقِّ مُصَدِّقًا لِما بَينَ يَدَيهِ وَأَنزَلَ التَّورىٰةَ وَالإِنجيلَ ٣ ... سورة آل عمران

''اس نے (اے محمد!) تم پر سچی کتاب نازل کی جو پہلی (آسمانی کتابوں) کی تصدیق کرتی ہے ۔''

سابقہ آسمانی کتابوں میں خیر و بھلائی کی جو باتیں بھی تھیں ، وہ تمام قرآن مجید میں موجود ہیں ۔ سائل نے جو یہ کہا ہے کہ وہ معلوم کرنا چاہتا ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے عبد و رسول حضرت عیسی پر کیا کلام نازل کیا تھا تو ہمارے لیے اس کا بھی نفع بخش حصہ قرآن میں موجود ہے لہذا اسے بھی کسی اور جگہ تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔

اور پھر موجودہ انجیل تحریف شدہ بھی ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اس وقت ایک کی بجائے چار انجیلیں ہیں اور یہ چاروں ایک دوسرے کی خالف ہیں لہذا ان پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا ، البتہ ایسا طالب علم جس کے پاس اتنا علم ہو کہ وہ حق و باطل میں تمیز کر سکتا ہو تو وہ باطل کی تردید کے لیے ان کتابوں کا مطالعہ کر سکتا ہے تاکہ ان کے ماننے والوں پر حجت تمام کر سکے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص524

محدث فتویٰ